114530 ـ فٹ بال مقابلے کرانا

سوال

کیا فٹ بال کے میچ کرانے اور فٹ بال ٹورنامنٹ میں شرکت کرنی جائز ہے، اس طرح کہ کھلاڑیوں سے کچھ رقم جمع کر کے تین مرحلے کھیلے جائيں، اور آخر میں جیتنے والے کو انعامات اور ہدیہ جات دیے جائيں، تو کیا یہ قمار بازی اور جوے میں شمار ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کھیلوں کے مقابلے وغیرہ جن میں شرکت کرنے والے مال ادا کرتے ہيں، اور پھر ان میں سے کامیاب ہونے والا یہ مال حاصل کر لے، یا پھر اس میں سے اس کے لیے انعام خریدا جائے، تو یہ حرام مقابلے ہيں، مسلمان شخص کے اس میں شريک ہونا جائز نہيں، اور نہ ہی وہ ایسے میچوں کا اقرار کرے، اور نہ ہی اس میں کسی بھی طریقہ سے تعاون کرے.

اس میں سے صرف وہی مقابلے مستثنی کیے جا سکتے ہیں جن میں جہاد فی سبیل اللہ کی ٹریننگ پائی جاتی ہو، یا پھر طلب علم میں ابھارا جائے، اور مشرکوں کے شبہات کا رد سکھایا جائے، اور ان کے شرك کا بطلان بیان ہو.

اس بنا پر سوال میں بیان کردہ صورت حرام ہے، اور یہ جوے اورقمار بازی میں شامل ہوتی ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تیر اندازی، یا اونٹ یا گھوڑے کے مقابلہ کے علاوہ کسی میں بھی معاوضہ اور انعامی مقابلہ نہیں "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1700) سنن ابو داود حدیث نمبر (2574) سنن نسائی حدیث نمبر (3586) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2878) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح ترمذی میں صحیح قرار دیا ہے.

السبق: وہ انعام ہے جو دوڑ میں حصہ لینے والا حاصل کرتا ہے.

النصل: تیر اندازی.

الخف: اونٹ.

الحافز: گھوڑا.

نبکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین اشیاء اس لیے ذکر کی ہیں کہ یہ جہاد فی سبیل اللہ میں استعمال ہونے کے آلات ہیں.

لیکن بعض علماء کرام نے اس کے ساتھ ان اشیاء کو بھی ملحق کیا ہے جو اس کے معنی میں ہوں اور ان سے جہاد فی سبیل اللہ، اور دین کی نصرت و معاونت میں مدد لی جاتی ہو، مثلا گدھوں اور خچروں کی دوڑ، اور اسی طرح دینی اور فقھی، اور قرآن مجید اور حدیث شریف حفظ کرنے کے مقابلے منعقد کرانا، یہ جائز ہیں، اور ان میں عوض خرچ کرنا جائز ہے.

اگر دونوں جانب سے شرط ہو تو کسی بھی حالت میں شرط لگانی جائز نہیں، کہ اگر وہ جیت گیا تو اسے مشروط چیز دی جائيگی، اور اگر دوسرا جیت گیا تو اپنی شرط ہار جائیگا، کیونکہ یہ حرام قمار بازی میں شامل ہوتا ہے " انتہی.

دیکھیں: فقہ السنۃ (3 / 373).

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ان دنوں یہ دیکھا جا رہا ہے کہ بہت سارے نوجوان کھیلوں کے مقابلے اور ٹورنامنٹ منعقد کرانے کی تیاریوں میں لگے ہوئے ہیں، اور یہ کسی ایك کلب یا کئی ٹیموں کے درمیان ہوتا ہے، اور اس میں طریقہ یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ ہر ٹیم کچھ رقم جمع کرتی ہے، یہ علم میں رہے کہ ایك ٹیم رقم نہیں بھی دیتی، اور ٹورنامنٹ منعقد کرانے والی ٹیم انعامی کپ اور انعامات خریدتی ہے، اور باقی ٹیمیں ان انعامات پر کھیلتی ہیں تا کہ وہ اسے جیت سکیں، اور جیتنے والی ٹیم اس کپ کو حاصل کریگی، اور باقی انعامات اول آنے والی ٹیم کو دیے جائینگے، اس سلسلہ میں ہمیں معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو انعام اس کی جانب سے دیا جائے جو مقابلے میں شریك نہیں ہوا، مثلا ایسا شخص دے جو ان کھیلنے والوں میں شامل نہیں جنہوں نے مال جمع کیا تھا، تو یہ اس قمار بازی میں شامل نہیں.

لیکن اگر یہ انعام کھیلنے والی ٹیموں کی جانب سے ہو مثلا ہر ٹیم کچھ رقم جمع کرے اور جیتنے والی ٹیم کو مل جائے، تو یہ حرام اور جوے میں شامل ہو گا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے آپس میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روک دے تو اب بھی باز آ جاؤالمآئدۃ (90).

اور اسی طرح اگر تین ٹیمیں ہوں اور دو ٹیموں نے رقم جمع کرائی اور تیسری نے کچھ نہیں دیا لیکن وہ انعام جیت گئی تو بھی جائز نہیں بلکہ حرام ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تیر اندازی، یا اونٹ یا گھوڑے کے مقابلہ کے علاوہ کسی میں بھی معاوضہ اور انعامی مقابلہ نہیں "

النصل: تیر اندازی میں انعامی مقابلہ کرانا ہے.

الخف: اونٹوں کا مقابلہ کرانا ہے.

الحافز: گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کرانا.

السبق: باء پر زبر کے ساتھ اس کا معنی وہ انعام ہے جو مقابلہ میں رکھا جائے اور جیتنے والے کو دیا جائے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں یہ بیان کیا ہے کہ یہ صرف ان تین میں جائز ہے، اس کے علاوہ کسی اور میں نہیں، کیونکہ یہ تینوں جہاد سے تعلق رکھتے ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 433).

واللہ اعلم .